ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

کسبِ حلال کی افادیت اور عصری معنویت: قرآن وحدیث کے تناظر میں

The Benefits of Earning Lawfully and Contemporary Spirituality: In the Light of the Quran and Hadith

☆**Muhammad Aasim Sharif**: PHD Research scholar Islamic Studies, M.Y University – Islamabad.

Abstract

Islam has instructed its followers, how to earn halal earnings through its Prophets. It has given two ways how to achieve spiritual and physical health. For physical health sweet drinks and ways of living should be clean. For spiritual health halal earnings are necessary for the soul. The Quran has helped the person to focus on these things. Through halal earning a person can open the doors to fear of God &belief in God. The Prophet (PBUH) put forward the usefulness of halal sustenance by his actions. In the light of Quran and Sunnah halal earnings for the family is beneficial. Those who abandon the path of Islam & Sunnah, cheat, steal market, dacority, adultery, bribery, usury and take legitimate advantages of others coercion and decency, and consider their success as the secret of their wealth. This loss of right is the cause of promoting hatred, selfishness and disagreement in the society. Halal earnings are the only way to be friendly and respectful to others.

Keywords: Abundance wealth, pure habits, acceptance prayer, charity,ongoing prosperity for the country and wealth

تعارف:

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دولت ایمان کے ذریعہ معاش کا طریقہ انبیاء و مرسلین کی اداؤں کی صورت میں پیش کیا ہے۔ جسمانی و روحانی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے دو طریقے عطا فرمائے۔ طیب اور حلال۔ جسمانی صحت و وقار کیلئے ماکولات، مشروبات، ملبوسات اور رہن سہن کا طیب (پاکیزہ) ہونا ضروری قرار دیا۔ روحانی زندگی کو طہارت دینے کیلئے رزقِ حلال ضروری ہے جو قلب و روح کیلئے تسکین کا باعث ہے۔ قرآن نے انسان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی۔ ذریعہ معاش کے ساتھ خوف خدا اور توکل الی اللہ بندے کیلئے مزید رزق کے دروازے کھلنے کا سبب ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے قول و عمل سے رزق حلال کی افادیت امت کے سامنے رکھی۔

جو لوگ قرآن و سنت کا راستہ ترک کر کے دھوکہ دہی، خیانت، چور بازاری، ڈاکہ زنی، ملاوٹ، رشوت، سود خوری جیسے ذرائع سے دوسروں کی مجبوری اور شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر آمدنی کو اپنی کامیابی کا راز سمجھتے ہیں۔ یہی حق تلفی معاشرے میں نفرت، مفاد پرستی، نااتفاقی کو فروغ دینے کا باعث ہیں۔ حلال و پاکیزہ مال دنیاوی اعتبار سے انسانی عادات و اخلاق پر اثرانداز ہوتا ہے، برکاتِ خداوندی، دوستی اور اطاعت الٰہی کا باعث ہے۔

درج ذیل عنوان میں انہی باتوں کو علمی و تحقیقی انداز میں قرآن و حدیث کے تناظر میں بیان کیا جائے گا۔

کلیدی الفاظ:

کثرتِ مال، پاکیزہ عادات، قبولیتِ دعا، صدقہ جاریہ، ملک و ملت کیلئے باعثِ خوشحالی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

حلال کا مفہوم

الحلال کل شیئ لا یعاقب علیه باستعمالیه وما اطلق الشرع فعله۔(۱)

حلال سے مراد ہر وہ شے جس کے استعمال کرنے سے اس پر سزا نہ ہو اور شریعت نے مطلقا اس کے کرنے کی اجازت دی ہو۔

رزق انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے۔اسے حاصل کرنے کیلئے انسان کو جسمانی توانائی صرف کرنا پڑتی ہے۔ تمام مخلوقات میں انسان کو اللہ تعالی نے عقل سلیم کی نعمت عطا فرمائی۔عقل سلیم کا تقاضہ ہے کہ حلال رزق کے ساتھ پاکیزہ، صاف اور نفیس اشیاء استعمال کی جائیں۔پاکیزہ اشیاء ہی جسمانی صحت کیلئے مفید ہیں۔اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کو حکم ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ۔(۲)

اے رسولو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

انبیاء کرام کو یہ حکم تعلیمِ امت کیلئے تھا۔انبیاء کرام کی ادائیں امت کیلئے حجت اور اصلاحِ نفس کا باعث ہیں۔ طلبِ رزقِ حلال میں محنت کرنا انبیاء کرام کی سنت اور طریقہ ہے۔عام انسانوں کو بھی اکل حلال کا حکم ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا۔(۳)

اے لوگو! تم حلال پاکیزہ چیزیں زمین میں کھاؤ۔

پیر محمد کرم شاہ الازھری اس آیہ کریمہ کے ضمن میں رقم طراز ہیں:

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو (پاکیزگی کے حوالے سے) دو باتوں کا حکم دیا۔ظاہری طور پر غلیظ اور گندی نہ ہوں تاکہ جسمانی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔دوسرا باطنی طور پر بھی نجس اور پلید نہ ہوں تاکہ ضمیرِ انسانی دم نہ توڑ دے۔ظاہری صفائی کو قرآن نے لفظ "طیب" اور باطنی پاکیزگی کو لفظ حلال سے تعبیر فرمایا۔(۴)

اللہ تعالی نے اہلِ ایمان کو بالخصوص کسبِ حلال اور عملِ صالح کا حکم ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (۵)

اے ایمان والو: تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور جو ہم نے تمہیں عطا فرمائیں۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا (٦)

اور تم اس سے کھاؤ جو اللہ تعالی نے تمہیں حلال اور پاکیزہ رزق دیا ہے۔

اس میں استعمال کی سب اشیاء شامل ہیں۔ماکولات، مشروبات، ملبوسات وغیرہ کیلئے حلال اور پاکیزگی کا اہتمام کرنا ہے۔یہ عمل اللہ تعالی کی اطاعت کی بین دلیل ہے۔اللہ تعالی کو اطاعت گزار بندے پسند ہیں۔یہ اطاعت الٰہی شکرانے نعمت ہے۔

فرضیتِ کسبِ حلال

معاشی اعتبار سے دینِ اسلام میں کسبِ حلال کو ایمان کے بعد اہم درجہ دیا گیا۔حدیث نبوی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلى اللهُ عَلَيه وَسَلم: طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ.(۷)

عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسبِ حلال کی کوشش کرنا فرض کے بعد ایک فرض ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اس حدیث مبارکہ میں پہلے فرض سے مراد ایمان ہے۔ دولت ایمان کے بعد رزق حلال کیلئے جدوجہد کرنا لازمی ہے۔ یہی رزقِ حلال جسمانی قوت کا باعث اور عبادت ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے: بندے کا ایک حرام کا لقمہ چالیس دن کی عبادات کی عدمِ قبولیت کی دلیل بن جاتا ہے۔

ہاتھ کی کمائی بہترین کمائی

اپنے ہاتھ سے محنت کرنے میں عزت اور وقار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کسبِ حلال کی طلب میں محنت ومشقت کو بڑی اہمیت دی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عَلَيهِ وسلم قَالَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُوَ، أَحْسِبُهُ قَالَ: إِلَى الجَبَلِ، فَيَحْتَطِبَ، فَيَبِيعَ، فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ.(۸)

سیدنا ابوھریرہ سے مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے رشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی رسی کو لیتا ہے پھر وہ صبح سویرے پہاڑ کی طرف چل پڑتا ہے۔ پس لکڑیاں جمع کرتا ہے، انہیں فروخت کرتا ہے، اس معاوضے سے خود کھاتا بھی ہے اور صدقہ بھی کرتا ہے۔ اس کا یہ عمل بہتر ہے چہ جائے کہ وہ لوگوں سے مانگے۔

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں: اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے۔

(۱) اپنے ہاتھ سے کمانا پسندیدہ عمل ہے۔ (۲) اپنے ہاتھ کی کمائی سے صدقہ کرنا محبوب ہے۔(۹)

حدیث مبارکہ راہنمائی فراہم کررہی ہے۔ محنت ومشقت میں عزت اور عظمت ہے۔ ہمیشہ دستِ نگر کو اپنا پیشہ بنالینا اپنی عزت نفس کو مجروح کرنا ہے۔ حالانکہ اسلام عزتِ نفس کی حفاظت کرتا ہے۔ محنت کر کے رزق کمانا انبیائے کرام کی سنت ہے۔ مثلاً: سیدنا آدم علیہ السلام زمین کاشت کیا کرتے تھے۔ سیدنا ادریس علیہ السلام کپڑے سلائی کیا کرتے تھے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔

طلبِ رزق میں طریقہ انتخاب

امتِ محمدیہ کو جو شریعت مطہرہ عطا کی گئی اس کے ہر معاملے میں اعتدال کا حکم دیا گیا۔ اسی طرح طلبِ رزق میں بھی اعتدال کا حکم دیا گیا۔

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وسَلَّمَ : أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ كُلاًّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.(۱۰)

تم دنیا کی تلاش میں اچھا طریقہ اختیار کرو کیونکہ وہی کچھ دیا جاتا ہے جو اس کیلئے پیدا کیا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلى الله عَلَيه وسَلمَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الغِنَى لَيْسَ عَنْ كَثْرَةِ العَرَضِ، وَلَكِنَّ الغِنَى غِنَى النَّفْسِ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُوَفِّي عَبْدَهُ مَا كَتَبَ لَهُ مِنَ الرِّزْقِ فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، خُذُوا مَا حَلَّ، وَدَعُوا مَا حُرِّمَ۔(۱۱)

اے لوگو! بے شک خوشحالی کثرتِ غنا کی وجہ سے نہیں بلکہ غنا نفس کے بے نیاز ہونے سے ہے۔ بے شک اللہ تعالی اپنے بندے کو وہی عطا فرماتا ہے جو اس کیلئے رزق لکھا ہوتا ہے۔ پس تم تلاش میں اچھا انداز اختیار کرو جو حلال ہے اسے لے لو اور جو حرام ہے اسے چھوڑ دو۔

کثرتِ رزق کا باعث ایمان وتقوی

اللہ تعالی نے کثرت رزق کیلئے ایمان اور تقوی کو لازمی اور مشروط قرار دیا۔

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۔(۱۲)

اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقوی اختیار کرتے ہم ان پر آسمان و زمین سے برکات کے دروازے کھول دیتے۔ لیکن انھوں نے حق کو جھٹلایا پس ہم نے انھیں پکڑ لیا جو وہ کمایا کرتے تھے۔

مومن بندے کیلئے یہ دو اعزازات ہیں۔ایک ایمان وخوف خدا کی نعمتِ ابدی اور دوسرا اعزاز دنیوی اعتبار سے کثرتِ مال ہے۔

کثرتِ رزق کا باعث توبہ واستغفار

توبہ اور استغفار بھی کثرت رزق کا باعث ہے۔سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو توبہ واستغفار کا حکم دیا۔یہ عمل تمہارے لیے بارانِ رحمت الہی، کثرتِ اولاد ومال اور دنیاوی نعمتوں کا باعث بنے گا۔الفاظِ قرآنی ہیں۔

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْؕ-اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا۔(۱۳)

تم اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بخشنے والا ہے۔وہ تم پر موسلادار بارش برسائے گا اور مال و اولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا۔وہ تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنادیں گا۔

توکل علی اللہ کثرتِ رزق کا باعث

کمائی کرتے ہوئے اللہ تعالی کی ذات پر بھروسہ کرنا رزق میں اضافے کا باعث ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا۔(۱۴)

سیدنا عمر فاروق سے مروی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالی پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے۔وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح وہ پرندوں کو عطا فرماتا ہے۔صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔

لین دین میں سچائی کی برکات

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا أو قال حتى يتفرقا فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وإن كتما وكذبا محقت بركة بيعهما۔(۱۵)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خریدنے والا اور بیچنے والا دونوں کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے۔اگر وہ سچ بولیں اور بات کو واضح کر دیں۔اللہ تعالی ان دونوں کے لین دین میں برکت فرمائے گا۔اگر وہ حقیقت کو چھپائے اور جھوٹ بولیں۔ان دونوں کے لین دین میں برکت ختم کر دی جائے گی۔

صلہ رحمی کا دنیاوی فائدہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.(١٦)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اس کا رزق کشادہ ہو جائے اور اس کی عمر بھی دراز ہو۔پس اس کو چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

قبولیتِ دعا کا سبب کسب حلال

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

انسان جب رزقِ حلال کی تلاش میں محنت و مشقت جاری رکھتا ہے۔اس کا یہ عمل اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتا ہے۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! دعا فرمائے۔اللہ تعالی مجھے مستجاب الدعوات بنائے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے لقمہ کو حلال بنالو۔ حلال کا لقمہ جہاں جسمانی توانائی اور خاندان کی کفالت کا باعث ہے وہاں اللہ کی بارگاہ میں عبادت اور دعاؤں کی قبولیت کی دلیل بھی ہے۔

بارگاہِ خداوندی میں قبولیتِ مال کا معیار

اللہ تعالی نے انسان کو جب پاکیزہ نعمتوں سے نوازا۔انسان کو نعمتوں کا مالک بناکر اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم بھی دیا اور خرچ کرنے کا معیار بھی بیان فرمادیا۔ پاکیزہ چیزیں ہی قبول کی جاتی ہیں۔لفظ ”طیبت “کی وضاحت پیر محمد کرم شاہ الازھری نے درج ذیل آیہ کریمہ کی روشنی فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ۔(۱۷)

اے ایمان والو! تم پاکیزہ چیزیں خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں۔

جو چیز عمدہ بھی ہو، حلال بھی ہو اور حلال طریقہ سے کمائی گئی ہو۔لہذا حلال کمائی سے خرچ کے تین مقاصد ہیں: غریب کا فائدہ،اپنے نفس کی اصلاح،اللہ تعالی کی رضا۔(۱۸) حدیثِ نبوی ہے:

إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا۔(۱۹)

بے شک اللہ تعالی پاک ہے اور پاکیزہ چیزوں کو قبول فرماتا ہے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کو طیب اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عیب ونقصان سے پاک ہے۔رزقِ حلال کو حرمت کی میل سے پاک ہونے کے سبب اللہ تعالی کی بارگاہ کے ساتھ مناسبت ہے۔لہذا وہ اس کی بارگاہِ عزت میں قرب کا وسیلہ بن سکتا ہے۔(۲۰)

کسبِ حلال کاسب میں پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔یہی پاکیزگی بندے کو اللہ رب العالمین کے قریب کردیتی ہے۔

انسانی صحت کیلئے مضر اور فائدہ منداشیاء

انسان کی صحت کیلئے جو اشیاء مضر تھی۔قرآن نے انھیں حرام قرار دیا۔صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہمارے لیے کون سی چیزیں حلال ہیں؟ درجہ ذیل آیہ مبارکہ میں ان کے سوال کو بیان کیا گیا۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَهُمْ۔قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ۔(۲۱)

وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا؟آپ فرمادیں تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

اس آیہ کریمہ کی وضاحت حدیث نبوی سے ہوتی ہے۔ جن جانوروں اور پرندوں کو حلال کیا گیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔(۲۲)

سیدنا عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے۔آپ ﷺ نے ہر داڑھ والے درندہ اور ہر پنجہ سے پکڑ کر کھانے والے پرندہ کو حرام فرمایا۔

اس حدیث پاک سے واضح ہوا۔چیر پھاڑ کر کھانے والے پرندے اور درندے حرام ہیں۔

نعمتِ الٰہی کی ناقدر شناسی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

بسا اوقات انسان اللہ تعالی کی فرمانبرداری میں وقت گزار رہا ہوتا ہے۔مالی اعتبار سے خوش حال ہوتا ہے۔شیطانی وسوسوں کی گرفت میں آنے سے نافرمانی پر اتر آتا ہے۔اپنی بداعمالیوں کیوجہ سے مالی اعتبار سے تنگ دست ہو جاتا ہے۔قرآن میں ایک بستی میں رہنے والوں کا تذکرہ کیا گیا۔

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىٕنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۔(۲۳)

اللہ تعالی نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی جو بڑی پرامن تھی۔اس کا رزق ہر طرف سے وسیع آتا تھا۔پس اس نے اللہ تعالی کی نعمتوں کی نافرمانی کی۔اللہ تعالی نے انھیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا جو وہ اعمال کیا کرتے تھے۔

خوشحالی اور کثرتِ مال خدائی نعمت ہے لیکن کفرانِ نعمت کیوجہ سے انسان کو بھوک اور خوف کے عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

قبولیتِ دعا سے محرومی کا سبب

جو بندہ کسبِ حلال کی کوشش نہیں کرتا وہ دعا کی قبولیت سے محروم رہ جاتا ہے۔سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ،يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟(۲۴)

آپ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال غبار آلود ہیں۔وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے۔اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے،اس کا پینا حرام کا ہے اور اس کا پہننا حرام کا ہے۔حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے۔اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

مطعومات،مشروبات اور ملبوسات کے فی نفسہ حلال و عمدہ ہونے کے باوجود ناجائز ذرائع کیوجہ سے حرام ہو جاتے ہیں۔انسان دعا جیسی مغزِ عبادات کی قبولیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ناجائز ذرائع مثلا: دھوکہ دہی،خیانت،دغا بازی،چوری،ڈاکہ زنی،رشوت،جوا،سود،جھوٹی گواہی،ملاوٹ،بد عنوانی وغیرہ تمام طریقے ناجائز آمدنی کے ذرائع ہیں۔

جھوٹی قسم کے ذریعے حق چھیننے کا وبال

کبھی انسان اپنی آمدنی کو بہتر بنانے کیلئے حقوق العباد کا خیال نہیں رکھتا۔کسی کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے دھوکہ دہی سے کام لیتا ہے۔کبھی کسی کو اعتماد میں لے کر مال پر قبضہ کر لیتا ہے۔یہ تمام امور اخروی خسارے کا باعث ہیں۔حدیث نبوی ہے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ ،فَقداَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ بِها النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ۔(۲۵)

ابو امامہ سے مروی ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس انسان نے جھوٹی قسم کے ذریعہ سے کسی مسلمان کا حق چھینا۔اللہ تعالی اس کے لیے آگ کو لازم کر دیتا ہے۔جنت اس پر حرام کر دیتا ہے۔ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اگر وہ کوئی معمولی شے لے لیں؟آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اراک کی ایک ٹہنی حاصل کی ہو۔

جب ایک ٹہنی ناجائز اور قوت بازو سے قبضے میں لے لی جائے۔نعمت جنت سے محرومی اور جہنم کی آگ لازم ہو جائے۔جس معاشرے میں ناحق زمین پر قبضہ کرنا،مال و دولت کو قوتِ بازو سے چھین لینا،مظلوم کی آواز کو دبانا ایسا شخص کتنے بڑے عذابِ الہی میں اپنے آپ کو گرفتار کرنے والا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ناحق مال پر قبضہ کرنے پر اسلام کی تنبیہ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۔(۲۶)

اے ایمان والو! تم اپنے مال آپس میں ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔

اسلام نے اہل ایمان کو دوسروں کے مال میں ناحق تصرف کو ناجائز اس لیے قرار دیا کیونکہ وہ بھی اپنا ہی مال ہے۔ لہذا غلط راستے سے بچنے کیلئے اسلام نے تجارت کا حسین طریقہ عطا کیا ہے۔ باہمی رضامندی سے فریقین لین دین کرلیں۔ اس سے حاصل ہونے والا منافع تقسیم کرلیا جائے۔ وہ شخص جو صوم و صلوۃ کی پابندی کرنے کے باوجود کسبِ حلال کا اہتمام نہیں کرتا۔ ایسے شخص کو آپ ﷺ نے لفظِ مفلس سے تعبیر فرمایا۔ بروز حشر اس کی نیکیاں مظلوم کیلئے مغفرت کا باعث ہوں گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ ؟ قَالُوا : الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ لاَ دِرْهَمَ لَهُ ، وَلاَ مَتَاعَ ، قَالَ : الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ يَأْتِي بِصَلاَةٍ ، وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ عِرْضَ هَذَا ، وَقَذَفَ هَذَا ، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا ، وَضَرَبَ هَذَا ، فَيُقْعَدُ فَيَقْتَصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ ، قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ ، فَطُرِحَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ.(۲۷)

حضرت ابو ھریرہ سے مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرض کیا! ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درھم ہوں اور نہ مال۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ لے کر آئے گا۔ وہ اس حالت میں آئے گا کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ اس کو اس کی نیکیوں سے بدل دیا جائے گا۔ جو کچھ اس کے ذمہ واجب ہوگا۔ اس کے پورا ہونے سے پہلے اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس کے اوپر ڈال دیے جائیں گے۔ پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

حلال و حرام کے امتیاز کا ختم ہو جانا

امتِ مسلمہ پر ایسا وقت آئے گا جب حلال و حرام کا خیال نہیں رکھا جائے۔ حدیث نبوی ہے:

يأتي على الناس زمان لا يبالي المرء ما أخذ منه أمن الحلال أم من الحرام.(۲۸)

لوگوں پر ایسا وقت آئے گا۔ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا۔ جو کچھ وہ حاصل کر رہا ہے۔ کیا وہ حلال کا ہے یا حرام کا؟

اس حدیث مبارکہ میں امتِ مسلمہ کو متنبہ کیا گیا۔ دین سے دوری کیوجہ سے مال و ہوسِ دنیا اتنی غالب ہوگی کہ کمائی کے سلسلے میں حلت و حرمت کا خیال نہیں رکھا جائے گا۔

دھوکہ دہی کا دنیاوی واخروی نقصان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلاً، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ، مَا هَذَا؟، قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا. حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ, وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ كَرِهُوا الغِشَّ، وَقَالُوا: الغِشُّ حَرَامٌ.(۲۹)

حضرت ابو ھریرہ سے مروی ہے: آپ ﷺ کا ایک اناج کے ڈھیر کے پاس سے گزر ہوا۔ اناج میں آپ ﷺ نے ہاتھ ڈالا۔ آپ کی انگلیوں نے تری محسوس کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ دوکاندار نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ یہ آسمان نے اسے تر کر دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اہل علم کے نزدیک ملاوٹ کرنا حرام ہے۔ وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ دھوکہ دہی کا طریقہ ہے۔ قیمت مکمل وصول کی جائے اور مبیع خریدار کو کم دی جائے۔ خریدار کی حق تلفی کی وجہ سے وہ نبی اکرم ﷺ کے طریقے پر نہیں۔ لہذا جو عمل نبی ﷺ کی اداؤں کے خلاف ہو۔ وہ نفس پرستی اور دنیاداری ہے۔ تلاش رزق میں دھوکہ دہی سے کمائی کرنے والے کے قدم بروز قیامت بارگاہِ خداوندی میں ڈگمگائے گے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ۔(۳۰)

عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اولاد آدم کے قدم قیامت کے دن اپنے رب کی بارگاہ میں قائم نہیں رہیں گے یہاں تک کہ پانچ سوال کیے جائے گے۔ اس کی عمر کے متعلق کن کاموں میں صرف کی، اس کی جوانی کے متعلق کس طرح گزاری، اس کے مال کے متعلق کہاں سے کمایا اور کس طرح اسے خرچ کیا، اپنے علم پر کس طرح عمل کیا۔

رزق کا انسان کو تلاش کرنا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ۔(۳۱)

ابو درداء سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح موت انسان کو تلاش کرتی ہے۔

رزق سے راہِ فرار اختیار کرنا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْ فَرَّ أَحَدُكُمْ مِنْ رِزْقِهِ أَدْرَكَهُ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ۔(۳۲)

ابو سعید خدری سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے رزق سے راہِ فرار اختیار کرتا ہے۔ رزق اسے پالیتا ہے جس طرح موت اس کو پالیتی ہے۔

محض طلبِ دنیا کا وبال

کثرتِ دنیاوی مال و متاع کی خاطر اپنی جوانی و حالتِ صحت کو صرف کر دینا اللہ کی بارگاہ میں رسوائی اور رحمتِ خداوندی سے محرومی کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَصْبَحَ وَهَمُّهُ الدُّنْيَا، فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِالْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَمَنْ أَعْطَى الذُّلَّ مِنْ نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ، فَلَيْسَ مِنَّا۔(۳۳)

حضرت ابو ذر سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اس حال میں صبح کریں کہ اس کا مقصد صرف دنیا ہو۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ جو مسلمانوں کا خیال نہ کریں پس وہ ان میں سے نہیں۔ جو شخص خوشی سے اپنے لیے رسوائی کو قبول کر لیں۔ اسے مجبور بھی نہ کیا گیا ہو۔ اس کا بھی ہم سے کوئی تعلق ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

طلبِ دنیاوآخرت کیلئے جامع دعا

اللہ تعالی نے اہل ایمان کو جامع دعا عطافرمائی۔جس میں دین اور دنیا کی بھلائی طلب کی گئی ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(۳۴)القرآن۲:۲۰۱

اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیااور آخرت میں بھلائی عطافرمااور تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

سرکار دوعالم ﷺ اکثر یہ دعافرمایا کرتے تھے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی اس دعاکا ذکر سیدنا انس بن مالک سے مروی روایت کی صورت میں ملتاہے۔لفظِ" حسنہ" میں ہر طرح کی خیر و بھلائی موجود ہے۔بیوی، نعمتِ اولاد، مکان، پڑوسی، رزق وغیرہ سب شامل ہیں۔لہذا دنیاوآخرت کی خیر مانگ کر معاملہ اللہ رب العالمین پر چھوڑ دینا چاہیے۔

علامہ اقبال نے مسلمانوں کو بیدار کیااور اصل مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ بتایا۔

سرِ دیں صدقِ مقال، اکلِ حلال　　　خلوت وجلوت تماشائے جمال(۳۵)

دین کا راز سچائی اختیار کرنے اور حلال کمائی میں ہے۔تنہائی وانجمن میں اللہ رب العالمین کے جمال کا نظارہ کرنا ہے۔

گویا یہ دونوں مومن کے پر ہیں۔جن کے بغیر مومن پرواز نہیں کر سکتا۔قربِ خداوندی کی سرمدی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

خلاصہ بحث

انسان کو اپنی معاشی حالت کو احسن بنانے کیلئے اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کسبِ حلال کا طریقہ عطا فرمایا۔قرآن مجید میں کسبِ حلال کے دنیاوی واخروی فوائد کا باتفصیل ذکر کیا گیا۔اسی طرح ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ کمائی کے نقصانات سے اگاہ فرمایا۔احادیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ نے کسبِ حلال کی اہمیت کو قولا، فعلا بیان فرمایا۔ کسبِ حلال کی تلاش برکاتِ خداوندی کا باعث ہے،اللہ تعالی کی رضا بھی شامل حال ہوتی ہے۔کمائی کے ساتھ توکل علی اللہ رکھنا غائبانہ رزق کے اسباب کی دلیل ہے۔یہی کمائی اللہ تعالی کی دوستی کا بھی سبب بن جاتی ہے۔حلال کی کمائی سے غربا ومساکین کی مدد کرنا صدقے کا باعث بنتاہے۔رزق حلال کا لقمہ خاندان کیلئے بھی صدقے کا باعث ہے۔اپنی ذات کیلئے نفع اور نور کا باعث ہے۔عہدِ حاضر میں مادیت پرستی نے حلال وحرام کے امتیاز کو ختم کر دیا۔یہی اعمال طرح طرح کے جسمانی وروحانی امراض کا سبب بن گئے ہیں۔ناحق مال پر قبضہ ،دھوکہ دہی،دغابازی،دروغ گوئی،بدعنوانی،رشوت،سود،جوا جیسے افعال ذمیمہ نے انسان کے قلب کو سیاہ کر دیا۔ناجائز ذرائع استعمال کرنے کیوجہ سے جانی نقصان کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ہمدردیِ انسانیت کا فقدان معاشرے کے امن وامان کو داغدار کر دیتاہے۔ حقوق العباد کو نظر انداز کرنا بروزحشر انسان کیلئے خسارے اور شرمندگی کا باعث ہوگا۔

حواشی وحوالہ جات

۱: علی بن محمد بن سید زین حسینی جرجانی حنفی(متوفی:۸۱۶ھ)،کتاب التعریفات(لاہور:مکتبہ رحمانیہ)،ص۶۶

۲: القرآن۱۸:۵۱

۳: القرآن۲:۱۶۸

۴: محمد کرم شاہ الازھری، تفسیر ضیاءالقرآن(لاہور:ضیاءالقرآن پبلی کیشنز)،ج۱،ص۱۱۴

۵: القرآن۲:۱۷۲

۶: القرآن۸۸:۷

۷: أحمد بن حنبل شیبانی(متوفی:۲۴۱ھ)،مسند أحمد بن حنبل(بیروت:عالم الکتب،۱۴۱۹ھ)،رقم:۲۴۲۷۲،ج۷،ص۸۷۵

۸: محمد بن اسماعیل بخاری(متوفی:۲۵۶ھ)، صحیح بخاری(قاہرہ:دارالشعب،۱۹۸۷ء)،رقم:۱۴۸۰،ج۲،ص۱۵۴

۹: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسی حنفی بدر الدين عينی(متوفی:855ھ)،عمدۃ القاري شرح صحيح البخاري(بيروت:دار احياء التراث العربي)،ج۹،ص۶۴

۱۰: أبو عبد اللہ محمد بن يزيد قزوينی(متوفی:273ھ)،سنن ابن ماجہ(بيروت:مؤسسة الرسالة)،رقم:۲۱۴۲،ج۳،ص۲۷۴

أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد نيشاپوری(متوفی: 405ھ)،المستدرک علی الصحیحین(بيروت:دار الكتب العلمية،1411 ھ – 1990ء)،رقم :۲۱۳۳،ج۲،ص۴

۱۱: أحمد بن علي بن مثنی(متوفی:307ھ)،مسند أبي يعلى(جدۃ:دار القبلہ،1408ھ)،رقم:۶۵۸۳،ج:6،ص۱۰۰

۱۲:القرآن۸: ۹۶

۱۳:القرآن۱۲:۲۹

۱۴: محمد بن عیسی ترمذي(متوفی:۲۷۹ھ)،سنن ترمذی(بیروت:دار الغرب الاسلامی،۱۹۹۸ء)،رقم:۲۳۴۴،ج۴،ص۱۵۱

۱۵: محمد بن إسماعيل بخاري، صحيح بخاري(بيروت:دار ابن کثیر،۱۴۰۷ھ)،رقم:1973،ج2،ص732

۱۶: مسلم بن حجاج قشيري نيشاپوري(متوفی:261 ھ)، صحيح مسلم(بيروت:دار الجيل،1334)،رقم:6616،ج8،ص8

۱۷: القرآن۳ : ۲۶۷

۱۸: نفس مصدر،ص۱۸۸

۱۹: مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم،رقم:۱۰۱۵،ج۳،ص۸۵

۲۰: شیخ عبد الحق محدث دہلوی،اشعۃ اللمعات(لاہور:فرید بک سٹال،۱۴۰۶ھ)،ج۴،ص۴۱

۲۱: القرآن۴:۶

۲۲: مسلم بن حجاج قشيري(متوفی:۲۶۱ھ)، صحیح مسلم،ابواب الامارۃ،رقم:۵۰۳۶،ج۶،ص۶۰

۲۳:القرآن۱۴:۱۱۲

۲۴: أحمد بن محمد بن حنبل شيباني(متوفی:241ھ)،مسند الإمام أحمد بن حنبل(مؤسسة الرسالة، 1421ھ)،ج14،ص90

۲۵: سليمان بن أحمد بن أيوب شامي طبراني(متوفی:360ھ) ،المعجم الأوسط(قاہرہ:دار الحرمين)،رقم۹۲۱۹،ج۹،ص۹۰

۲۶:القرآن۵:۲۹

۲۷: محمد بن إسماعيل بخاری(متوفی:۲۵۶)، صحیح بخاری(بیروت:دار ابن کثیر،۱۴۰۷ھ)،رقم:۱۹۵۴۔ج۲،ص۲۶۷

۲۸: أحمد بن حسين بن علی بیہقی(متوفی:458ھ)،شعب الایمان(ریاض:مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع،1423 ھ ۔2003ء)، رقم8367،ج11،ص175

۲۹: محمد بن عيسى ترمذي(متوفی: ۲۷۹ھ)،سنن ترمذی (بیروت:دار الغرب الإسلامی،۱۹۹۸ء)،رقم:۱۳۱۵،ج۲،ص۵۹۲
مسلم بن حجاج قشيري، صحيح مسلم،رقم:۱۰۲،ج۱،ص۶۹

۳۰: محمد بن عيسى ترمذي(متوفی:279ھ)،سنن الترمذي(بيروت:دار الغرب الإسلامی،1998ء)،رقم2416،ج4،ص612

۳۱: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان تمیمی(متوفی:354ھ)، صحیح ابن حبان(بیروت:مؤسسۃ الرسالۃ،141 4ھ – 1993ء)،رقم:۳۲۳۸،ج۸،ص۳۱

أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق المعروف البزار(متوفی:292ھ)،مسند البزار(المدينة المنورة:مكتبة العلوم والحكم، 2009ء)رقم:۴۰۹۹،ج۱۰،ص۳۷

۳۲: سليمان بن أحمد بن أيوب طبرانی(متوفی:360ھ)،الروض الدانی (المعجم الصغیر)،(بیروت:المكتب الإسلامی،1405ھ – 1985ء)،رقم:۶۱۱،ج۱،ص۳۶۵

۳۳: سليمان بن أحمد بن أيوب طبراني(متوفی:360ھ)،المعجم الأوسط(القاہرہ:دار الحرمين)،رقم:۴۷۱،ج۱،ص۱۵۱

۳۴: القرآن۲:۲۰۱